Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension **May/June 2020**

TRANSCRIPT **Approximately 45 minutes**

This document has **8** pages. Blank pages are indicated.

© UCLES 2020

Cambridge Assessment International Education
Cambridge IGCSE
June 2020 Examination in Urdu as a Second Language.
Paper 2, Listening Comprehension.

Turn over now.

[pause 5 seconds]

Exercise 1: مشق نمبر

سوال نمبر :1 سے 6 تک کے لیےآپ چھ مختلف حصے سُنیں گے۔ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔
آپ ہر حصے کو دوبار سُنیں گے۔

[Pause 5 seconds]
[Signal]
[Pause 3 seconds]

1- صوفیہ کس دن ملتان آنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

اختر: السلامُ علیکم صوفیہ !
صوفیہ: وعلیکم السلام اختر۔ شادی کا دعوت نامہ بھیجنے کا بہت شکریہ۔
اختر: مجھے خوشی ہے کہ آپ کو دعوت نامہ مل گیا ہے۔تو پھرآپ لوگ، ملتان کب تشریف لا رہے ہیں؟
آپ کو تو ایک ہفتہ پہلے آنا ہو گا۔
صوفیہ: ہاں ارادہ تو یہی تھا،لیکن میں معذرت چاہوں گی ۔بچوں کے امتحانوں کی وجہ سےاب ہم جمعے کو ہی آ سکیں گے۔
اختر : ٹھیک ہے! ہمیں آپ کا انتظار رہے گا۔

[Pause 10 seconds]

2 ۔علی کو اپنی پسندیدہ سیٹ لینےکے لیےکیا کرنا ہو گا؟

کلرک : جی فرمائیے، میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟
علی: میں 14 جولائی کولاہور سےکراچی بذریعہ پی آئی اےسفر کر رہا ہوں اور مجھے کھڑکی کے ساتھ والی سیٹ چاہیے۔
کلرک: معاف کیجیے گا،اب ہمارے پاس صرف فرسٹ کلاس میں ہی ایسی سیٹیں موجود ہیں۔جس کے لیے آپ کو اضافی رقم دینا ہو گی۔
علی: آپ کا بہت شکّریہ ۔

[Pause 10 seconds]

3 ۔ لوگ کیا کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں؟

اب آپ موسم کا حال سُنیے۔

سیالکوٹ شہر اور اس کےارد گردکے تمام علاقوں میں تین روز سےموسلادھا ر بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔مقامی نالے میں پانی کی سطح بلند ہو جانے سے کئی جگہوں پر بند ٹوٹنے کا امکان ہے۔اس وقت تقریباً 40گاؤں سیلاب کی زَد میں ہیں۔لوگ پریشانی کا شکار ہو کر اپنے بچاؤکی خاطر اپنے گھر چھوڑنے پر مجبورہو گئے ہیں۔تاہم حکومت کی طرف سے اعلانات کے ذریعےاس بات کی یقین دہانی کرائی جا رہی ہےکہ صورتِ حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔

[Pause 10 seconds]

4 ۔ گاہک کو آج ہی رقم کیوں بدلوانی چاہیے ؟

بینک کلرک: السلامُ علیکم۔ جی فرمائیے!

گاہک : وعلیکم السلام! مجھے امریکہ جانے کے لیےروپے کے بدلے میں ڈالر چاہئیں۔کیا آپ مجھے آج کا ریٹ بتا سکتے ہیں؟

بینک کلرک: جی آج 110 روپےکا ایک ڈالر ہے۔

گاہک : جی شکریہ میں پھر کسی دن رقم بدلنے آ ؤں گی۔

بینک کلرک: شاید آپ کو معلوم نہ ہو ڈالر کی قیمت مسلسل بڑھ رہی ہے بہتر ہے آپ آج ہی رقم بدل لیں تاکہ آپ کو زیادہ پیسے ملیں۔

گاہک : جی بہتر! آپ کے مشورےکے لیے شکریہ ۔

[Pause 10 seconds]

5 کراچی سے چاہ بہار تک کےسفرمیں کیا بہتری آئے گی ؟

ایران جانے والے مسافروں کے لیے خوشخبری

ایران نے کراچی سے چاہ بہار تک بحری جہاز چلانے کا اعلان کردیا ہے۔اس سفر کی خاص بات یہ ہو گی کہ مسافروں کو کئی دنوں کی بجائے اب چندگھنٹوں کا ہی سفر کرنا پڑےگا۔اس سفر کا آغاز اگلے سال جون میں ہوگااور پہلے 20 مسافروں کے لیے خاص رعا یت کا اعلان اپریل میں کیا جائے گا ۔چاہ بہار کی بندرگاہ کھل جانے سے دونوں ملکوں کےدرمیان تجارتی تعلقات میں خوشگوار تبدیلی آنے کا بھی امکان ہے۔

[Pause 10 seconds]

6 ۔ بیٹے کا نئے جوتوں کی شکل کے بارے میں کیا خیال ہے؟

بیٹا: امی ! آپ نے میرے لیےجو نئےجوتےخریدے ہیں وہ مجھے بالکل پسند نہیں ۔

امی: بیٹا! آپ ہی نےتو کہا تھا کہ آپ کے پرانےجوتے تنگ ہو گئے ہیں ۔

بیٹا: جی ہاں! یہ بات توٹھیک ہے مگر مجھے اپنی پسند کے جوتے خرید نے تھے۔

امی: بیٹا! یہ جوتے خالص چمڑے کے ہیں، اور بہت آرام دہ بھی۔

بیٹا: مگر امی! ان کی شکل دیکھی ہےآپ نے ؟ کتنی بھدی ہے۔میں یہ جوتے ہر گز نہیں پہنوں گا۔

امی: بیٹا! جوتے کی شکل نہیں اس کی خاصیت دیکھی جاتی ہےاور یہ چلنے کےلیے نہایت موزوں ہیں ۔

بیٹا: اچھا امی! جیسے آپ کی مرضی۔

[Pause 10 seconds]
[Repeat from 1 to 6]
[Pause 10 seconds]

That is the end of exercise 1. In a moment you will hear exercise 2. Now look at the questions for this part of the exam.

مشق نمبر ایک ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔اب پرچے میں دیےگئے مشق نمبر دو کے سوالات پڑھیے۔

Exercise 2

[Pause 30 seconds]

مشق نمبر:2

سوال نمبر :7

ایک کامیاب تاجر اخباری نمائندے کوانٹرویو دےرہے ہیں۔اس انٹرویو کوسُن کر درج ذیل تفصیل مکمل کریں۔

آپ اس انٹرویو کو دو بار سُنیں گے۔

[Pause 5 seconds]
[Signal]
[Pause 3 seconds]

7 ۔ کامیاب تاجر کا انٹرویو

صحافی: شاہ صاحب آپ کے مداح آپ کے بارے میں بہت کچھ جاننا چاہتے ہیں۔آپ نے اپنے بزرگوں سے تو سُن رکھا ہوگا کہ آپ کی پیدائش کےوقت آپ کےگھرانے نے کیسی رسومات ادا کیں اورآپ کا نام کیسے رکھا گیا؟

شاہ صاحب: یہ تو دستورِ زمانہ ہے کہ والدین اپنی اولاد کی پیدائش پر اپنے خاندانی رسم و رواج کے مطابق خوشیاں مناتے ہیں۔ہماری پیدائش پر بھی دل کھول کر مٹھائی تقسیم کی گئی۔خاندانی رسم کے مطابق ہمارے دادا نے ہمارا نام جماعت علی رکھااور خاندانی نام ساتھ لگنے سے مجھ ناچیز کا پورا نام جماعت علی شاہ ہُوا ۔آپ اسے حیرت کی بات سمجھیں کہ ہم نےاپنے نام کی لاج نہ رکھی اور باقاعدہ طور پر کوئی جماعت پاس نہ کرسکے۔

صحافی: اچھا تو یہ بتائیں کہ ایسا کیونکر ہُوا ؟ کیا آپ کو اسکول جانے کا موقع نہیں دیا گیا تھا ؟

شاہ صاحب: جی ! اسکول تو ہم کئی برس تک جاتے رہے مگر پڑھائی میں دل نہ لگانے کی وجہ سے اچھی طرح لکھنے پڑھنے کے قابل نہ ہوسکے۔میری اور میرے ہم خیال دوستوں کی توجہ زیادہ تر شرارتوں کی طرف لگی رہتی۔کبھی کبھار ہم اسکول سےغائب ہو جاتے اورقریبی مالٹے اور امرود کے باغ میں جا کر کھیلتے رہتے ۔باغ میں ہم اس وقت پہنچتے جب مالی دھوپ کی شدت سے بچنے کی خاطر اپنی جھونپڑی میں آرام کر رہا ہوتا۔چھٹی کے وقت ہم گھر پہنچتے تو والدین صدقے واری جاتے کہ بچہ تھکا ہارا اسکول سے آیا ہے۔

صحافی: کیا ایسا کرتے ہوئے کبھی پکڑے بھی گئے اور ڈانٹ ڈپٹ بھی سننی پڑی؟

شاہ صاحب: جی ہاں، اکثر شرارتیں کرتے پکڑے جاتےاور اساتذہ خوب ڈانٹتے ، اور کبھی بے قصور ہوتے ہوئے بھی شامت ہماری ہی آتی۔ اساتذہ نے بھی والد صاحب سے کبھی کھلے انداز میں شکایت نہیں کی تھی، بلکہ اگر دبے لفظوں میں ذکر بھی کرتے تو بھی خوب ڈانٹ پڑتی۔ہم اچھے بچوں کی طرح خاموشی سےاُف کیےبغیرسب کچھ برداشت کر لیتے۔ایک دفعہ تو ہم رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔اس دن کچھ ایسی شرارت سوجھی کہ ہم نے باغ میں پہنچتے ہی منصوبہ بنایا کہ آج درختوں پرچڑھ کر مالٹےتوڑے جائیں۔ بدقسمتی سے مالی کی آنکھ کھل گئی ۔ہم بھاگ نہ سکے اور پکڑے گئے۔ اس نے مالٹے بھی رکھوا لیے اور ہم سب کے والدین کو بھی بتادیا۔ سب کے والدین نے سزا کے طور پرہمارے اکٹھے باہر جانے پر پابندی لگا دی اوراُس دن سےہمارا اسکول جانا بھی بند کردیا گیا۔

صحافی: آپ تجارت کی طرف کیسے آئے؟

شاہ صاحب: والدصاحب نے ہمیں اپنے ایک دوست کی ورکشاپ پہ کام سیکھنے کے لیے بٹھا دیا ۔ہم نے بھی وہاں خوب دل لگاکر کام سیکھا اور پھر اپنی ورکشاپ کھول لی ۔ یوں اَن پڑھ ہونے کےباوجود محنت کرنے سےہمارا کاروبار چمکنے لگا۔ میری شادی اپنے ہی خاندان کی ایک پڑھی لکھی لڑکی سے کر دی گئی جوکہ اُستانی بھی تھی۔اس وقت ایسی شادیاں بے جوڑ نہیں سمجھی جاتی تھیں۔رشتے کا انتخاب کرتے وقت صرف خاندان کا اچھا ہونا لازمی سمجھا جاتا تھا۔میری بیوی نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیااور میرے کاروبار کا حساب کتاب بھی وہ خود رکھتی تھیں ۔بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہوگا کہ میری کامیابی میں انہوں نےاہم کردار ادا کیا۔ میں جو اسکول سے بھاگتا تھا اب میرا واسطہ ساری عمر کے لیے ایک استانی سے پڑگیا۔ لیکن میری بیوی نے مجھے یہ احساس کبھی نہیں ہونے دیا کہ میں ایک اَن پڑھ آدمی ہوں اور وہ اسکول کی پرنسپل ہیں ۔ انہوں نے ہمیشہ بڑے حوصلے سےمیری رہنمائی کی ہے۔

صحافی: آپ آج کی نوجوان نسل کوکیا پیغام دیں گے؟

شاہ صاحب: میرا پیغام یہی ہے کہ تعلیم ضرور حاصل کریں ۔انسان کسی نہ کسی طرح پیسہ تو کما ہی لیتا ہے مگر زندگی کا اصل حُسن علم حاصل کرنے میں ہی ہے۔

صحافی: آپ کے ساتھ یہ ملاقات اور گفتگو بہت دلچسپ رہی۔آپ کے وقت کا شکریہ۔

شاہ صاحب: آپ کا بھی شکریہ۔

[Pause 30 seconds]

اب آپ یہ انٹرویو دوبارہ سنیے۔

[Pause 30 seconds]
[Repeat from Exercise 2]
[Pause 30 seconds]

That is the end of exercise 2. In a moment you will hear exercise 3. Now look at the questions for this part of the exam.

مشق نمبر 2ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر3سنیں گے۔اب پرچے میں دیےگئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیے۔

[Pause 30 seconds]

مشق نمبر:3

سوال نمبر: 8 تا 13

چائے کے بارے میں ایک لیکچر سُنیےاور درج ذیل جملوں کو پڑھ کر متن کی روشنی میں غلط الفاظ کی جگہ درست الفاظ لکھیں ۔
آپ یہ معلومات دوبار سُنیں گے۔

[Pause 5 seconds]
[Signal]
[Pause 3 seconds]

آج کل چائےاکثریت کا پسندیدہ اور کم قیمت مشروب ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ ہو جہاں چائے پینے کا رواج نہ ہو ۔ کئی لوگ تو اس کےاتنے عادی ہوچکے ہیں کہ ان کا چائے کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا اور وہ اسے دن میں کئی بار پیتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ اسے پینے کے شوقین تو ضرور ہیں مگر خوش قسمتی سےوہ اس کے عادی ہر گزنہیں ۔چائے دنیا بھرمیں مختلف انداز میں پی جاتی ہے ۔کہیں قہوے کی صورت میں اور کہیں دودھ ملا کر مختلف طریقے سے تیار کی جاتی ہے۔کبھی میٹھی ، کبھی پھیکی اور کبھی نمکین چائے پی جاتی ہے۔

چائے کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔اس کی دریافت کی کہانی بھی بہت دلچسپ ہے۔کہا جاتا ہے کہ چین کے بادشاہ کے لیے کھلی جگہ پر پانی ابالا جا رہا تھاکہ قریبی درخت سے پتے اڑ کر پانی میں گرگئے۔بادشاہ نے جب اس مشروب کو چکھاتو اس کی خوشبو اور ذائقہ اسے بہت پسند آیا۔ رفتہ رفتہ شاہی خاندان میں چائے کی مقبولیت بڑھنے لگی اورپھریہ چین کا قومی مشروب کہلایا جانے لگا۔ چین سے چائے مذہبی جماعتوں کے ذریعے جاپان تک پہنچی۔اس کے بعد ایک لاطینی سیّاح نے اسےیورپ میں متعارف کروایا۔ ہندوستان میں چائے کی تجارت برطانوی راج کے دوران ایسٹ انڈیا کمپنی نے شروع کی۔ ابتدا میں چین کی چائے کا کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نےایک شخص کو چائے کے بارے میں مفید معلومات حاصل کرنے کے لیے چین بھیجا۔وہ اپنے ساتھ نہ صرف چائے اگانے کے راز بلکہ عمدہ قسم کے بیج بھی لایا۔اس نے ہندوستان میں واپس آ کر دارجلنگ اور آسام میں ایسی ہی چائے کی پیداوار شروع کردی۔

برطانیہ میں چائے 1657 میں سب سے پہلے ٹامس گاروے نے جو لندن میں کوفی اور تمباکو کا کاروبار کرتا تھا، اپنے کوفی ہاؤس میں بیچی ۔ سرکاری طور پر چائے کی تجارت سات سال بعد شروع کی گئی۔ابتدا میں چائےا میر لوگوں میں مقبول ہوئی اور بعدمیں اس نےعام آدمی کا مشروب بننے میں کامیابی حاصل کی۔

پانی کے علاوہ چائے دنیا کا مقبول ترین مشروب ہے۔ پہلے پہل یہ کھلی پتی کی شکل میں مارکیٹ میں بکتی رہی آج کل یہ کاغذی یا ریشمی تھیلیوں میں مختلف پھلوں کے ذائقےکے ساتھ بھی ملتی ہے۔اسے گرم یا سرد حالت میں پیا جاتا ہےاور آج کل تو اس میں برف کا استعمال بھی کیا جارہا ہے۔اس کی مقبول ترین صورت،سبز،کشمیری اور مصالحے والی چائے ہے۔کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چائے سکون بخش مشروب ہےاس لیے وہ اپنی تھکن اتارنے کے لیے دن میں کئی کپ چائے پی جاتے ہیں ۔ اکثرلوگ بیدار رہنے کے لیے بھی چائے پیتے ہیں۔ اگرچہ اس میں پائی جانے والی کیفین کچھ لوگوں کی صحت کے لیے نقصان دہ سمجھی جاتی ہےمگر اب کیفین کے بغیر بھی چائے باآسانی مل جاتی ہے۔ہر پارٹی اور دعوت کے اختتام پر مہمانوں کو چائے پیش کرنے کا رواج کچھ اس طرح سے عام ہوگیا ہے کہ اب اس کے ختم ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔

کوئی بھی دعوت اس کے بغیر ادھوری اور بے مزہ سی لگتی ہے۔

[Pause 5 seconds]
[Repeat from Exercise 3]
[Pause 3 seconds]

اب آپ اس رپورٹ کو دوبارہ سنیے۔

© UCLES 2020

[Pause 3 seconds]

That is the end of exercise 3. In a moment you will hear exercise 4. Now look at the questions for this part of the exam.

مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سُنیں گے۔اب پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیے۔

مشق نمبر: 4

سوال نمبر: 14 تا 20

آپ بچوں کی پرورش کے بارے میں ایک اخباری نمائندے کے ساتھ ایک تجربہ کار ڈاکٹر کا انٹرویو سُن رہے ہیں۔

انٹرویو کو سُن کر مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

آپ اس انٹرویو کو دو بار سُنیں گے ۔

[Pause 3 seconds]

صحافی: السلام علیکم ڈاکٹر صاحب !

ڈاکٹر: وعلیکم السلام!

صحافی: میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے انٹرویو کے لیے وقت دیا۔آج ہم بچوں کی تربیت کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کریں گے۔پہلے آپ ہمیں یہ بتائیں، کیا بچے کو نظم و ضبط کی تربیت بہت چھوٹی عمر سے ہی دینی چاہیے؟

ڈاکٹر: آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بچہ ابھی کمسن ہے اس لیے اسے نظم و ضبط کی ضرورت نہیں ۔مگر یاد رکھیں کہ سیکھنے کا عمل تو پیدائش سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بچے کی عادات تقریباً سات سال کی عمر تک پختہ ہونے لگتی ہیں ۔اس لیے تربیت کے لحاظ سے یہ عرصہ بہت اہم ہے۔والدین اگر بچوں کو خود نہیں سکھائیں گے تو باہر کے ماحول کا اثر ان پر زیادہ گہرا ہوگا۔

صحافی: کیا بچے صرف پیدائشی ذہین ہوتے ہیں یا ذہانت کو تعلیم و تربیت سے بڑھا یا جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر: اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ذہانت وراثت میں بھی ملتی ہے ۔مگر سائنسی تحقیق سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ کچھ خاص کھیل کھیلنے سے بچوں کے ذہن میں سیکھنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ایسے ذہنی ورزش کے کھیل بچے کی زندگی میں دو اہم تبدیلیاں لاتے ہیں ۔ایک تو یہ کہ ان کی ذہنی نشوونما پر مثبت اثرات پڑتے ہیں ،اور دوسرا یہ کہ بچوں کے لیے یہ کھیل تفریح کا ذریعہ بھی ہیں ، جس سے ان کے بچپن کا زمانہ خوشگوار بنتا ہے۔

صحافی: ایسے کون سے خاص کھیل ہیں ، ذرا ان کی وضاحت کیجیے؟

ڈاکٹر: کئی کھیل ایسے ہیں جن کے کھیلنے سے بچوں کو کافی سوچ بچار کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔اس لیے یہ بہت مفید ثابت ہوتے ہیں ۔مثال کے طور پر الفاظ تلاش کرنا، معمے حل کرنا اور ایسے کئی کھیل جن میں خوب دماغ لڑانا پڑتا ہے۔بظاہر تو یہ تفریحی کھیل ہیں، مگر حقیقت میں ، یہ صحیح وقت پر درست فیصلہ کرنے، اور مسائل حل کرنے کی تربیت بھی دیتے ہیں۔اس لیے والدین کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ مل کر ایسے کھیل کھیلیں تاکہ اس طرح اکٹھے وقت گزارنے سے آپس میں قربت اور محبت بڑھے۔

صحافی: کیا ان کے علاوہ اور بھی طریقے ہیں جو بچوں کی ذہنی کارکردگی کو بہتر کر سکیں؟

ڈاکٹر: جی ہاں! آپ نے یہ تو ضرور سنا ہوگا کہ ایک تندرست دماغ کے لیے تندرست جسم کا ہونا ضروری ہے۔اس لیے جسمانی ورزش کے کھیل بھی بہت ضروری ہیں ۔ یہ آپ کی ذہانت کو تیز کرتے ہیں ۔مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ جو بچے کسی

ٹیم کا حصہ بن کر کھیلتے ہیں ،ان میں خود اعتمادی اور قیادت سنبھالنے جیسی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔والدین کو چاہیے کہ اس طرح کے کھیلوں میں حصہ لینے کے لیے بھی بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

صحافی: آج کل بچے ویڈیو گیمز بہت شوق سے کھیلتے ہیں ۔اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ڈاکٹر: میری رائے میں مارکیٹ میں بکنے والی کچھ ایسی ویڈیو گیمز بھی ہیں جو بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہیں ۔ کھلونے بنانے والی کچھ بڑی کمپنیاں خاص طور پر ایسی ویڈیو گیمز بنا رہی ہیں جو بچوں کی یاد داشت کو تیز کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ لیکن بعض ایسی غیر معیاری گیمز بھی موجود ہیں جو لڑائی اور مار کٹائی سے بھرپور ہونے کی وجہ سے بچوں میں منفی سوچ اور انتقامی رویہ پیدا کرتی ہیں۔میرے خیال میں حکومت کو ایسی ویڈیو گیمز پر پابندی لگا دینی چاہیےاور والدین بھی بچوں کو ایسی گیمز کھیلنے سے روکیں۔

صحافی: کھیل کے علاوہ آپ بچوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیےکیامشورہ دیں گے؟

ڈاکٹر: ماہرین کی رائے کےمطابق والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو نئی نئی چیزوں کے بارے میں بتاتے رہیں ، اس سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔اپنے بچوں کوایسے سوال کرنےکا عادی بنائیں جس سےان میں ہر چیز کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہو۔

صحافی: کیا کھانے پینے کی عادات کا بھی بچوں کے ذہن پر اثرہوتا ہے؟

ڈاکٹر: والدین کا فرض ہے کہ بچپن سے ہی انہیں ناشتہ کرنے کی عادت ڈالیں ،اس سے دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ آج کل مصروفیت کی وجہ سے ناشتے پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ماہرین کے مطابق جو بچے ناشتہ اچھی طرح سے نہیں کرتے وہ بہت جلد تھکن کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کا مزاج جلدی بگڑ نے لگتاہے۔

صحافی: ڈاکٹر صاحب ! اتنی اچھی معلومات دینے کے لیے آپ کا بہت شکریہ ۔

ڈاکٹر: آپ نے مجھے اپنے پروگرام میں دعوت دی۔ آپ کا بھی شکریہ۔

[Pause 3 seconds]

اب آپ یہ انٹرویو دو بارہ سُنیے۔

[Pause 3 seconds]
[Repeat from Exercise 4]
[Pause 1 minute]

That is the end of exercise 4 and of the recording. This is the end of the examination.

مشق نمبر4 ختم ہوئی اور اس کے ساتھ ریکارڈنگ بھی ختم ہوئی

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.